www.deenekhalis.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی رحمہ اللہ کے نزدیک اللہ ہر جگہ موجود نہیں

(جمع وترتیب سید اعجاز علی شاہ)

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

امابعد!!!

تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے خاص ہیں جو تمام مخلوقات کا خالق، مالک اور پالنے والا، اس کو موت وحیات دینے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں وہ اکیلا ہے اپنی ربوبیت میں، الوہیت میں اور اسماء وصفات میں، شرک کی تمام گندگیوں سے پاک ہے، اس کا کوئی مثل نہیں نہ ہی ذات میں اور نہ ہی صفات میں.

اسی طرح لاکھ لاکھ درود وسلام ہو خیر المرسلین وخاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنھوں نے نبوت ورسالت کو کما حقہ ہم تک پہنچایا، کلمہ توحید کی تبلیغ کی اور شرک کی تمام اقسام کو روز روشن کی طرح واضح کیا، شرک کے انجام سے ڈرایا، اور اس کے مرتکب قوموں کا انجام ہمیں بتایا، خلاصہ کلام یہ ہے کہ قرآن وحدیث کے ذریعہ شرک کی مذمت پر خوب زور دیا اور مشرکوں سے جہاد کیا.

آج کل کے پرفتن دور میں ایک طرف قرآن اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے انحراف کیا جارہا ہے اور دوسری طرف بدعات کو دین کا لباس پہنا کر عوام الناس کے اندر مزین کیا جارہا ہے، شرک کو توحید کہا جارہا ہے اور توحید کے ماننے والوں کو مسجدوں سے نکالا جارہا ہے اور ان پر زمین تنگ کی جارہی ہے لیکن وہ دن دور نہیں جب مشرکوں کو اللہ عذاب سے دوچار کرے گا اور موحدین کو ان تکالیف اور مصائب کا بدلہ دیا جائے گا، انشاء اللہ ہمارا رب ہمیں قیامت کے دن ضرور اجر عظیم سے نوازے گا.

وحدۃ الوجود تصوف کا ایک خود ساختہ گھڑا ہوا عقیدہ ہے جو صوفیاں نے عوام الناس میں پھیلایا، محی الدین ابن عربی نے اس زہریلے پودے کی پرورش کیلئے خوب کوشش کی، آج صوفیوں کی کتابوں میں ان کو شیخ اکبر کا نام دیا گیا ہے جبکہ عقیدہ طحاویہ جو ایک حنفی عالم کی کتاب ہے اس کے اندر ابن عربی کو کافر اور ملحد کہا گیا ہے، نیز ان کے عقیدے کے مطابق اللہ ہر جگہ موجود ہے، جبکہ قرآن وحدیث علی فہم السلف الصالحین میں اس بات پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے، ہر جگہ موجود ہونے کا عقیدہ مسلمانوں کا نہیں.

الحمدللہ حق واضح ہے لیکن جو لوگ جہالت میں ڈوبے ہوئے ہوں ان کو اپنی کتابوں کا نہیں پتہ، حضرت مولانا محمد عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ احناف کے قابل فخر عالم گزر چکے ہیں، میں نے ان کی کتاب ''مجموعۃ الفتاوی'' کو پڑھا تو ان کا عقیدہ بھی وہی پایا جو سلف صالحین کا تھا، درحقیقت جو لوگ اللہ کو ہر جگہ ماننے کا عقیدہ رکھتے ہیں ان کے پاس علم نہیں بلکہ وہ لوگ عقلی دلائل پیش کرتے ہیں کہ اگر اللہ کو عرش پر مستوی مانا جائے یعنی آسمانوں میں مانا جائے تو پھر اس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات محدود ہو جاتی ہے جبکہ قرآن وحدیث میں اس کی صراحت موجود ہے لیکن جن لوگوں نے تقلید کا جام پیا ہو ان کو دلیل کی کہا ضرورت، الغرض اس موضوع پر میں پہلے بہت کچھ قرآن وسنت سے لکھ چکا ہوں لیکن ہمیں غیر مقلد کہہ کر ہمارے دلائل کو رد کیا جاتا ہے.

تو جناب آج ان ہی کے مقلد عالم کے اصل اوراق کو یہاں پر پیش کیا جاتا ہے کہ ان کا کیا عقیدہ تھا. میں نے تمام صفحات کو ان کی

www.deenekhalis.com

اصل کتاب سے اخذ کیا ہے،ان سے اس مسئلہ کے بارے میں جب سوالات پوچھے گئے تو انہوں نے نہایت ہی مفصل اور مدلل جوابات تحریر کیے، چند سطور بطور نمونہ ملاحظہ ہو:

1 شیخ الاسلام ذہبی سیر النبلاء میں ترجمہ قتیبہ بن سعید کے اندر لکھتے ہیں: (ترجمہ) بہت سے لوگوں نے ابوالعباس سراج سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ قتیبہ نے کہا ہے کہ ائمہ اسلام اور اہل سنت وجماعت کا قول یہ ہے کہ ہمارا خدا عرش پر ہے۔

2 اور ترجمہ علی بن مدینی میں لکھتے ہیں: (ترجمہ) اکثر علماء نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔

3 اور ترجمہ ابوحاتم رازی میں لکھتے ہیں: (ترجمہ) یعنی ابوحاتم رازی نے کہا ہے کہ ہمارا مذہب اور پسندیدہ بات رسولؐ کی اتباع ہے اور اس بات کا اعتقاد کہ اللہ عرش پر ہے اور اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے اور وہی خدا سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

4 اور بھی ذہبی نے اسی قسم کے اقوال جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ عرش پر ہے بلا کیف صدہا صحابہ اور تابعین اور فقہاء اور محدثین سے نقل کیے ہیں اواحادیث نبویہ بھی جو فوقیت رب پر دال ہیں ذکر کیے ہیں۔

5 ابوشکور سلمی حنفی تمہید میں لکھتے ہیں: ایک شخص نے امام مالکؒ سے **الرحمن علی العرش استوی** کے متعلق دریافت کیا کہ استواء کیونکر ہے، آپ نے فرمایا کہ استواء مجہول نہیں ہے اور کیفیت معلوم نہیں ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کا سوال کرنا بدعت ہے اور میں تجھے گمراہ ہی سمجھتا ہوں، پھر آپ نے اس کے ڈانٹنے اور سزا دینے کا حکم دیا تو وہ جہم بن صفوان نکلا۔

6 ابومطیع بلخی نے کہا ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہؒ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ جو کہے **لا ادری این الله !** (میں نہیں جانتا کہ اللہ کہاں ہے!) تو امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ وہ کافر ہے کیونکہ اس نے اس نص کی مخالف کی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **الرحمن علی العرش استوی** اس کو پڑھو اور اس پر ایمان لاؤ، پس ابومطیع نے پوچھا اللہ کا استواء کیونکر ہے، آپؒ نے فرمایا: جیسا وارد ہوا ہے اس پر ایمان لاؤ۔

7 سراج الدین علی حنفی قصیدہ بدء الامالی میں کہتے ہیں:

ورب العرش فوق العرش لکن   بلا وصف التمکن واتصال

اور عرش کا مالک عرش پر ہے لیکن بغیر وصف ومکان واتصال کے

8 عبدالعزیز بخاری حنفی کشف الاسرار شرح اصول بزدوی میں لکھتے ہیں: (ترجمہ) رویت باری تعالیٰ اور ہاتھ اور منہ کا اس کے لئے ثابت ہونا ہمارے نزدیک حق ہے نہ اس کے نزدیک جو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چہرہ اور ہاتھ سے متصف نہیں بلکہ وجہ رضا وذات اور ید (ہاتھ) سے قدرت یا قوت یا نعمت مراد ہے، پس مصنف نے کہا بلکہ اللہ صفت ید و وجہ (چہرہ) کے ساتھ متصف ہے باوجود یکہ وہ صورت اور اعضاء منزہ ہے کیونکہ وجہ دکھائی دینے والی چیزوں میں صفات کمال سے ہیں کیونکہ جس کے ہاتھ اور چہرہ نہ ہو وہ ناقص گنا جاتا ہے اور خدا صفات کمال سے متصف ہے تو ہاتھ اور چہرہ بھی متصف ہوگا مگر کیفیت ثابت کرنا محال ہے، پس اس کا وصف مشتبہ ہو جائے گا تو اس کی حقیقت کا اعتقاد کر کے مان لینا اور تاویل میں نہ مشغول ہونا واجب ہے۔

www.deenekhalis.com

9 اورابوشکورتمہید میں لکھتے ہیں: (ترجمہ) بعضوں نے کہاہے کہ اللہ ہرجگہ موجود ہے یہ جہمیہ گروہ ہےاوران آیات قرآنی کو دلیل لائے ہیں کہ اللہ وہ ہے جوآسمان میں معبود ہےاورزمین میں اور خدامعبودآسمانوں اورزمین میں اوراللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اورتین آدمیوں میں کوئی مشورہ نہیں ہوتامگر چوتھاان کا ہوتاہےاور جواب یہ ہے کہ پہلے آیت کے معنی یہ ہیں کہ خدازمین والوں اورآسمان والوں کامعبود ہےاوردوسرے معنی یہ ہیں کہ خدا کی تدبیرزمین اورآسمان میں ہےاور تیسری کے معنی یہ ہیں کہ خدامدد کرنے کوان کے ساتھ ہےاور چوتھی کے معنی یہ ہیں کہ خداان کی گفتگو کو سننے والا اوران کے افعال کودیکھنے والا ہےاورہم کہتے ہیں کہ اللہ ہرجگہ موجود ہوتا تواس سے لازم آتا کہ وہ چوپایوں اورمومنوں میں اورلونڈیوں اورعورتوں کی فرجوں میں بھی ہوتاالعیاذباللہ اور یہ کفرقبیح ہے.

10 ان عبارات سے معلوم ہوا کہ صحابہ وغیرصحابہ، ائمہ وغیرہ حنفیہ وغیرحنفیہ کامذہب یہ ہے کہ اللہ کی فوقیت عرش پراور یدووجہ وغیرہ صفات بلاکیف ہیں اوران سب کی تاویل کرناصحیح نہیں ہے.

جب ان سے اس بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہےاوراس کاعلم ہرچیز کااحاطہ کیا ہواہے، نیزاس بات کااعتقادرکھنے والوں کے پیچھے نمازاداکرناجائزہےتوجواب میں کہا:

11 بغیربیان کیفیت استواء کے اللہ کی ذات کوعرش پرسمجھنااوراس کے علم کومحیط تمام عالم سمجھنااورآیات معیت وقرب وغیرہ کو قرب ومعیت علمی پرحمل کرنااہل سنت کامذہب ہےاور جوشخص ایسااعتقادرکھتاہواس کے پیچھے نمازبلاکراہت جائزہے،حکمت نبویہ میں لکھا ہے کہ (ترجمہ) ہم اس بات کااعتقادرکھتے ہیں کہ خداعرش پرمستوی ہےاس طرح کہ کسی جگہ مکان یاٹھہرنے کی جگہ بنانے سے منزہ ہے اورعرش کےاوپرہی اورباوجوداس کے ہرجگہ موجود سے قریب ترہے،رگ گردن سے بھی اس کاقرب اجسام کےقرب کےمشابہ نہیں ہے.

12 اور یہ جومشہورہے کہ یہ مذہب صرف حنابلہ کاہے غلط ہے بلکہ یہ مذہب جمہورمحققین حنفیہ وشافعیہ وحنابلہ ومالکیہ ومحدثین وغیرہم کاہے.

اس کے علاوہ بہت زیادہ مواداس بارے میں کتاب میں موجود ہے جویہاں پرپیش کیاجائے گا،تمام قارئین سے گذارش ہے کہ وہ اس موادکی خوب تشہیرکریں اورکسی بھی جگہ اس کوشائع کریں تاکہ جن لوگوں کےعقیدہ میں خلل آگیاہےان کومعلوم ہوکہ وہ نہ حنفی، شافعی، حنبلی اورمالکی ہے بلکہ اہل سنت وجماعت سے خارج ہیں، بلکہ جہمیہ کاعقیدہ بتایا گیاہے، جوآیات یہ لوگ بطوردلائل پیش کرتے ہیں کہ اللہ ہرجگہ موجود ہےان کاجواب بھی مولاناعبدالحی لکھنوی حنفی رحمہ اللہ نے ائمہ اہل سنت وجماعت اورسلف صالحین کے اقوال کی روشنی میں دیئے ہیں،اب فیصلہ ان پرچھوڑاجاتاہے.اللہ تعالیٰ اس تحقیقی موادسےلوگوں کوگمراہی سے بچانے کاسبب بنائے.آمین

سیداعجازعلی شاہ

الطالب فی جامعۃ الامام محمد بن سعودالاسلامیہ الریاض،سعودی عرب

۹ جمادی الاول ۱۴۲۷ھ بمطابق ۵ جون ۲۰۰۶ء

syedejaz2005@hotmail.com

www.deenekhalis.com

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

جلد اوّل

ترجمہ اردو

مجموعۃ الفتاویٰ

مولانا محمد عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ

شہزاد پبلشرز جان محمد روڈ انارکلی لاہور

www.deenekhalis.com

حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی (ابو الحسنات محمد عبد الحی)

سوال در باب آیات صفات مثل استویٰ علی العرش ویداللہ وغیرہ مسلک تاویل حق ہے یا اور کوئی مسلک **جواب** اس باب میں علما کے چند مسلک ہیں ایک مسلک تاویل کہ استواء بمعنے استیلاء و ید بمعنے قدرت و وجہ بمعنے ذات ہے و علی ہذا القیاس اور یہی مختار اکثر متاخرین متکلمین کا ہے دوسرا مذہب تشابہ فی المعنی وفی الکیفیۃ تیسرا مسلک معلوم المعنی متشابہ الکیفیہ اور خیر ان میں مسلک ثالث ہے اور یہی مذہب صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین و محدثین و فقہا و اصولیین محققین سے ہے شیخ الاسلام ذہبی سیر النبلاء میں ترجمہ قتیبہ بن سعید کے اندر لکھتے ہیں روی غیر واحد عن ابی العباس السراج فقال سمعت قتیبۃ یقول ھذا قول ائمۃ الاسلام واھل السنۃ والجماعۃ ان ربنا عزوجل علی العرش انتہی ترجمہ بہت سے لوگوں نے ابو العباس سراج سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ قتیبہ نے کہا ہے کہ ائمہ اسلام اور اہل سنت و جماعت کا یہ قول ہے کہ ہمارا خدا عرش پر ہے۔ اور ترجمہ علی بن مدینی میں لکھتے ہیں قال اکثر العلماء ان اللہ علی العرش انتہی یعنی اکثر علما نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔ اور ترجمہ اسحٰق بن راہویہ میں لکھتے ہیں قال حرب الکرمانی قلت لاسحاق ما تقول فی قولہ تعالیٰ ما یکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم کیف تقول قال حیث ما کنت فھو اقرب الیک وھو بائن من خلقہ انتہی حرب کرمانی کہتے ہیں میں نے اسحاق سے پوچھا کہ تم اس آیت ما یکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم (نہیں ہوتا ہے مشورہ تین آدمیوں کا مگر اللہ تعالیٰ اُن میں چوتھا ہوتا ہے) میں کیا کہتے ہو اُنھوں نے جواب دیا جس جگہ کہ تم ہو وہ تمھارے پاس ہے اور وہ تمام خلق سے جدا ہے انتہی اور ترجمہ مزنی میں لکھتے ہیں قال محمد بن اسمٰعیل سمعت المزنی یقول لا یصح لاحد التوجیہ حتی یعلم ان اللہ علی عرشہ۔ انتہی محمد بن اسمٰعیل نے کہا ہے کہ میں نے مزنی کو کہتے ہوئے سُنا کہ کسی کے لیے جہت ثابت کرنا صحیح نہیں ہے یہانتک کہ جانے کہ اللہ اپنے عرش پر ہے۔ اور ترجمہ ابو حاتم رازی میں لکھتے ہیں قال ابو حاتم مذھبنا واختیارنا اتباع رسول اللہ واصحابہ ونعتقد ان اللہ علی عرشہ لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر یعنی ابو حاتم نے کہا ہے کہ ہمارا مذہب اور پسندیدہ بات رسول کی اتباع ہے اور اس بات کا اعتقاد کہ اللہ اپنے عرش پر ہے اور اُسکے مثل کوئی شے نہیں ہے اور وہی خدا سننے والا اور دیکھنے والا ہے

www.deenekhalis.com

اور بھی ذہبی نے کتاب العرش میں اسی قسم کے اقوال جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ عرش پر ہے بلا کیف صدہا صحابہ اور تابعین اور فقہا اور محدثین سے نقل کیے ہیں اور احادیث نبویہ بھی جو فوقیت رب پر دال ہیں ذکر کیے ہیں اور ابو شکور سلمی حنفی تمہید میں لکھتے ہیں سئل رجل عن الامام مالک عن قولہ تعالی الرحمن علی العرش استوی کیف استوی فقال لہ الاستواء غیر مجہول والکیف غیر معقول والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ وما اراک الا ضالا فامر بہ فاخرج وهو جہم بن صفوان وقال ابو المطیع البلخی سئلت ابا حنیفۃ فیمن قال لا ادری این اللہ فقال ابو حنیفۃ انہ یکفر لانہ خالف النص واللہ یقول الرحمن علی العرش استوی اقرؤا ہا وآمنوا بہ فقال ابو مطیع کیف استوی فقال آمنوا بہ کما جاء یعنے ایک شخص نے امام مالک سے الرحمن علی العرش استوی کے متعلق دریافت کیا کہ استواء کیونکر ہے آپ نے فرمایا کہ استواء مجہول نہیں ہے اور کیفیت معلوم نہیں ہے اور اسپر ایمان لانا واجب ہے اور اُس کا سوال کرنا بدعت ہے اور میں تجھے گمراہ ہی سمجھتا ہوں پھر آپ نے اُسکے ڈانٹنے اور سزا دینے کا حکم دیا تو وہ جہم بن صفوان نکلا اور ابو مطیع بلخی نے کہا ہے کہ میں نے امام ابو حنیفہ رح سے اُس شخص کے بارے میں پوچھا جو کہے لا ادری این اللہ تو امام ابو حنیفہ نے کہا وہ کافر ہے کیونکہ اُس نے نص کی مخالفت کی اللہ تعالی فرماتا ہے الرحمن علی العرش استوی اسکو پڑھو اور اُسپر ایمان لاؤ پس ابو مطیع نے پوچھا اللہ کا استواء کیونکر ہے آپ نے فرمایا جیسا وارد ہوا ہے اسپر ایمان لاؤ۔ ترجمہ عربی ختم ہوا اور سراج الدین علی حنفی قصیدہ بدء الامالی میں کہتے ہیں ؎

ورب العرش فوق العرش لکن ‏ ‏ ‏ بلا وصف التمکن واتصال

اور عرش کا مالک عرش پر ہے لیکن بغیر وصف مکان واتصال کے ملا علی قاری حنفی اسکی شرح میں لکھتے ہیں۔ سئل الشافعی عن الاستواء فقال آمنت بہ بلا تشبیہ واتہمت نفسی فی الادراک وامسکت عن الخوض واجمع السلف علی ان استواء علی العرش صفۃ لہ بلا کیف نؤمن بہ ونکل العلم الی اللہ ومذہب الخلف تاویل الاستواء بالاستیلاء ومختار السلف عدم التاویل بل اعتقاد التنزیل مع وصف التنزیہ لما یوجب التشبیہ کما قال مالک الاستواء معلوم والکیفیۃ مجہولۃ واختارہ امامنا الاعظم وکذا کل ما ورد من الآیات والاحادیث المتشابہات من ذکر الید والوجہ ونحوہ ومنہ لفظ فوق فلا یؤول

www.deenekhalis.com

بالعظمة والرفعة کما قالہ الخلف انتہے امام شافعیؒ سے استواء کے متعلق دریافت کیا گیا تو انھوں نے
فرمایا کہ میں اسپر بغیر تشبیہ کے ایمان لایا ہوں اور میں نے اس بارہ میں اپنے نفس کو ادراک میں تہمت
لگائی اور غور کرنے سے روکا ہے اور متقدمین نے اس بات پر اجماع کرلیا ہے کہ اللہ کا استواء اُس کی
صفت بغیر کیف کے ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اُس کا صحیح علم خدا تعالے کے حوالے کرتے ہیں اور
متاخرین استواء کی تاویل استیلاء سے کرتے ہیں اور گذشتہ بزرگوں نے عدم تاویل کو اختیار کیا ہے
اور یہ کہا کہ ہم قرآن مجید کی ساری آیات کا عقیدہ رکھتے ہیں مگر ساتھ میں خدا تعالے کو اُن صفات سے
پاک جانتے ہیں جو تشبیہ کا اعتقاد لازم کرتی ہیں جیسا کہ امام مالکؒ نے فرمایا ہے کہ استواء معلوم ہے
اور کیفیت مجہول ہے اور اسیکو ہمارے امام اعظمؒ نے اختیار کیا ہے اور ایسے ہی تمام احادیث اور
آیات متشابہات ہیں جن میں باری تعالیٰ کے لیے ید اور وجہ وغیرہ ثابت کیا گیا ہے اور انھیں میں
سے لفظ فوق ہے پس متقدمین اسکی تاویل عظمت و رفعت سے نکریں گے جیسا کہ متاخرین کرتے ہیں
اور ابن ہمام حنفی مؤلف فتح القدیر مسایرۃ فی العقائد المنجیۃ فی الآخرۃ میں لکھتے ہیں نؤمن ان اللہ تعالے
مستو علی العرش مع الحکم بانہ استواء لیس کاستواء الاجسام من التمکن والمماسة
والمحاذاة بل بمعنی یلیق بہ ہو اعلم بہ وحاصلہ وجوب الایمان بانہ استوی
علی العرش مع نفی التشبیہ فاما کون المراد بہ استیلاء العرش فامر جائز الارادة لکن
لا دلیل علیہ عینا فالواجب علینا ما ذکرناہ وکذا کل ما ورد بہ مما ظاہرہ الجسمیة
کالاصبع والقدم والید فیجب الایمان بہ فان الید والاصبع صفة لہ لا بمعنی الجارحة
بل بمعنی یلیق بہ وقد اول الید والاصبع بالقدرة والقہر لصرف العامة من فہم الجسمیة
وہو ممکن ان یراد ولا یجزم بارادتہ (ترجمہ) ہم باریتعالیٰ کے استواء علی العرش پر ایمان لاتے ہیں
اور اس بات کا حکم کرتے ہیں کہ اللہ کا استواء اجسام کے استواء کی طرح نہیں ہے کہ اُس میں کسی
مکان کے اندر ہونے اور ایک کو دوسرے کے مس کرنے اور مقابل ہونے کی حاجت ہو ایک ایسے
معنے کے اعتبار سے ہے جو اُس کی شان کے لائق ہوں جسکو اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا حاصل اسکا
یہ ہے کہ استواء علی العرش پر ایمان لانا نفی تشبیہ کے ساتھ واجب ہے لیکن اس سے عرش پر غلبہ
کا مراد لینا جائز ہے گو خاص اسپر کوئی دلیل نہیں ہے پس ہمپر وہی واجب ہے جو ہم نے لکھا ہے اور اسی طرح

www.deenekhalis.com

اُن تمام آیات واردہ پر جنکے ظاہر معنی جسمیت (مثلاً انگلیاں ہاتھ پاؤں) پر دلالت کرتے ہیں ہمکو
ایمان لانا واجب ہی کیونکہ ید اور اصبع باری تعالیٰ کے صفات میں سے ہیں عضو کے معنے
میں نہیں ہیں بلکہ کسی ایسے معنے میں ہیں جو شان باری تعالیٰ کے لائق ہیں اور ید و اصبع کی تاویل قدرت
وغیرہ سے عام لوگوں کے خیالات کو جسمیت کی جانب سے پھیرنے کے لیے کی گئی ہے اور ممکن ہی کہ
یہی معنی مراد ہوں لیکن اُن کے مراد ہونے کا یقین نہیں ہی اور عبد العزیز بخاری حنفی کشف الاسرار
شرح اصول بزدوی میں لکھتے ہیں اثبات الرویۃ واثبات الوجہ والید للہ حق عندنا
خلافاً لقول من قال یوصف اللہ بالوجہ والید بل المراد بالوجہ الرضا والذات و
من الید القدرۃ او القوۃ او النعمۃ فقال المصنف بل اللہ یوصف بصفۃ الوجہ والید مع تنزیہہ
عن الصورۃ والجارحۃ لان الوجہ والید من صفات الکمال فی المشاہدۃ لان من لا وجہ لہ ولا ید لہ یعد
ناقصا وہو موصوف بصفات الکمال فیوصف بہما ایضا الا ان اثبات الکیفیۃ مستحیل فیتشابہ وصفہ فیجب تسلیمہ
علی اعتقاد حقیقۃ من غیر اشتغال بالتاویل انتہٰی رویت باری تعالیٰ اور ہاتھ اور منہ کا اُسکے لیے
ثابت ہونا ہمارے نزدیک حق ہی نہ اُسکے نزدیک جو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چہرہ اور ہاتھ سے متصف
نہیں ہی بلکہ وجہ سے رضا و ذات اور ید سے قدرت یا قوت یا نعمت مراد ہی پس مصنف نے کہا بلکہ
اللہ صفت ید و وجہ کے ساتھ متصف ہی باوجودیکہ وہ صورت اور اعضا سے منزہ ہے کیونکہ وجہ
اور ید دکھائی دینے والی چیزوں میں صفات کمال سے ہیں کیونکہ جسکے ہاتھ اور چہرہ نہو وہ ناقص
گنا جاتا ہے اور خدا صفات کمال سے متصف ہی تو ہاتھ اور چہرہ سے بھی متصف ہوگا مگر کیفیت
ثابت کرنا محال ہی پس اس کا وصف مشتبہ ہو جائیگا تو اُسکی حقیقت کا اعتقاد کر کے مان لینا اور تاویل
میں نہ مشغول ہونا واجب ہی۔ اور ابو شکور تمہید میں لکھتے ہیں۔ قال بعضہم ان اللہ موجود فی کل
مکان وہم صنف من الجہمیۃ واحتجوا بقولہ تعالیٰ ہو الذی فی السماء الٰہ وفی الارض الٰہ
وقولہ وہو اللہ فی السموات وفی الارض وقولہ ان اللہ مع الذین اتقوا وقولہ ما یکون من نجوی
ثلثۃ الا ہو رابعہم والجواب ان معنی الآیۃ الاولیٰ انہ الٰہ اہل السماء واہل الارض والآیۃ
الثانیۃ تدبیرہ فی السموات والارض ومعنی الآیۃ الثالثۃ انہ معہم بالنصرۃ ومعنی الرابعۃ
انہ سمیع بمقالتہم بصیر بافعالہم ونحن نقول ان اللہ لو کان فی کل مکان یؤدی

www.deenekhalis.com

ان یکون فی افواہ الدواب وافواج النساء والاماء وھذا کفر قبیح انتھٰی یعنے بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے اور یہ جہمیہ کا ایک گروہ ہے اور اُن آیات قرآنی کو دلیل لائے ہیں کہ اللہ وہ ہے جو آسمان میں معبود ہے اور زمین میں اور خدا معبود ہے آسمانوں اور زمین میں اور اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور تین آدمیوں میں کوئی مشورہ نہیں ہوتا مگر اللہ چوتھا ان کا ہوتا ہے اور جواب یہ ہے کہ پہلی آیت کے معنے یہ ہیں کہ خدا زمین والوں اور آسمان والوں کا معبود ہے اور دوسری کے معنے یہ ہیں کہ خدا کی تدبیر زمین اور آسمان میں ہے اور تیسری کے معنے یہ ہیں کہ خدا مدد کرنے کو اُن کے ساتھ ہے اور چوتھی کے معنے یہ ہیں کہ خدا اُن کی گفتگو کو سننے والا اور اُن کے افعال کو دیکھنے والا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ اللہ ہر جگہ ہوتا تو اس سے لازم آتا کہ وہ چوپایوں کے موہنوں میں اور لونڈیوں اور عورتوں کی فرجوں میں بھی ہوتا العیاذ باللہ اور یہ کفر قبیح ہے۔ ترجمہ عربی ختم ہوا آن عبارات سے معلوم ہوا کہ صحابہ وغیر صحابہ ائمہ وغیرہ حنفیہ وغیر حنفیہ سب کا مذہب یہ ہے کہ اللہ کی فوقیت عرش پر اور ید و وجہ وغیرہ صفات بلا کیف ہیں اور اُن سب کی تاویل کرنا صحیح نہیں ہے منشا تاویل کا صرف اسی قدر ہے کہ جب مجسمہ نے اس قسم کے آیات و احادیث سے جسمیت کا خیال کیا تو علما نے اُنکے الزام دینے اور خاموش کرنیکے واسطے تاویل کرنا شروع کی نہ اس غرض سے کہ یہ معنی ماؤل مراد ہیں بلکہ اس غرض سے کہ شبہہ تجسیم دفع ہو جائے الحاصل آیات فوقیت و استوا و ید و وجہ وغیرہ سب معانی ظاہرہ پر محمول ہیں اور کیفیات ان سب کی مجہول ہیں اور اُس میں تجسیم بھی لازم نہیں آتا کیونکہ جب کیفیت مجہول کہی گئی اور خیال لیس کمثلہ شئ کا بھی رہا اور تنزیہ تام کی گئی تو تجسیم کسیطرح لازم نہ آئے گا۔ واللہ اعلم

سوال ذات باری کو فقط عرش ہی پر سمجھے یعنے موجود یا مستقر سمجھے یا جو کچھ جانین اور ما سوا فوق العرش کسی چیز کو مخلوقات الٰہی سے بذات باری تعالیٰ محیط نہ جانے بلکہ یہ کہے کہ فقط علم الٰہی ساری اشیا کو محیط ہے اور اُسکی ذات فقط عرش ہی پر ہے اور دوسری جگہ نہیں یہ عقیدہ اہل سنت کا ہے یا نہیں اور جو معتقد اس عقیدے کا ہو اُسکے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اور یہ لوگ اس عقیدہ کو حنابلہ کی جانب منسوب کرتے ہین تحریر فرمایئے کہ درحقیقت حنابلہ کے ایسے عقائد ہیں یا نہیں **جواب** بغیر بیان کیفیت استوا کے اللہ کی ذات کو عرش پر سمجھنا اور اُسکے علم کو محیط تمام عالم سمجھنا اور آیات معیت و قرب وغیرہ کو قرب و معیت علمی پر حمل کرنا اہل سنت

www.deenekhalis.com

کا مذہب ہے اور جو شخص ایسا اعتقاد رکھتا ہو اُسکے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے۔ حکمت نبویہ میں لکھا ہو کہ نعتقد انہ علی العرش مستو علیہ استواء منزھا عن التمکن والاستقرار وانہ فوق العرش و مع ذلک ھو قریب من کل موجود وھو اقرب من حبل الورید ولا یماثل قربہ قرب الاجسام انتھے ترجمہ ہم اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا عرش پر مستوی ہو اس طرح کہ کسی جگہ کو مکان یا ٹھہرنے کی جگہ بنانے سے منزہ ہو اور وہ عرش کے اوپر ہو اور باوجود اسکے ہر موجود سے قریب ہے اور وہ قریب تر ہو رگ گردن سے بھی اور اُسکا قرب اجسام کے قرب کے مشابہ نہیں ہو ترجمہ ختم ہوا اور سیرۃ النبلاء میں ہو قال اسحٰق بن راھویہ اجمع اھل العلم علی انہ تعالیٰ علی العرش استوی وھو یعلم کل شئ فی اسفل الارض السابعۃ انتھے ترجمہ اسحٰق ابن راہویہ نے کہا ہو کہ اہل علم کا اسپر اجماع ہو کہ اللہ عرش پر ہو اور ساتویں زمین کی اشیاء کا بھی اُسکو علم ہے اور جامع ترمذی میں بعد ذکر حدیث لو انکم دلیتم بحبل الی الارض السفلی لھبط علی اللہ ثم قرء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شئ علیم مرقوم ہو قراءۃ الایۃ تدل علی انہ اراد لھبط علی اللہ علی علم اللہ وقدرتہ وسلطانہ وعلم اللہ فی کل مکان وھو علی العرش کما وصف نفسہ فی کتابہ انتھے یعنے اگر تم کوئی رسی سب سے نیچے کی زمین تک ڈالو تو ضرور گریگی خدائے تعالیٰ پر پھر آپ نے آیت ھو الاول الخ پڑھی آیت کا پڑھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ لھبط علی اللہ سے مراد علے علم اللہ وقدرتہ وسلطانہ ہو کہ اُسکے علم اور قدرت اور سلطان پر گرے اور خدا کا علم ہر جگہ ہے اور وہ عرش پر ہے جیسا کہ اُس نے اپنا وصف خود اپنی کتاب میں بیان کیا ہو اور یہ جو مشہور ہو کہ یہ مذہب صرف حنابلہ کا ہے غلط ہو بلکہ یہ مذہب جمہور محققین حنفیہ و شافعیہ و حنابلہ و مالکیہ و محدثین وغیرہم کا ہو البتہ بعض حنابلہ استواء مع بیان الکیفیۃ کے قائل ہوگئے ہیں اور استقرار پروردگار کو مثل استقرار مخلوقات کے سمجھتے ہیں یہ مذہب مردود ہو اور تفصیل کے لیے چوڑے مضمون کی حاجت ہو اور جو کچھ ہم نے لکھدیا وہ کافی ہو واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی سوال زید کہتا ہو رب العالمین کی ذات کو میں کسی جگہ معین نہیں کرسکتا کہ عرش پر ہے یا زمین پر یا آسمان میں اور اُسکے خلاف عقیدہ کرنا خلاف عقیدۂ اہل سنت ہو اُسکی ذات ساری مخلوقات کو از عرش تا فرش محیط ہو اور یہی عقیدۂ اہل سنت ہو اور ہم

خدا تعالیٰ کی ذات کو کسی معین جگہ میں گھیرا ہوا کہنا مرسلہ مولوی ...

www.deenekhalis.com

نہیں کہہ سکتے کہ رب العالمین یہاں یا وہاں کہاں ہے کوئی جگہ ہم اُسکی معین نہیں کر سکتے اور ہر مخلوق اور ہر شئے کو اُسکی ذات اور علم کے ساتھ نسبت واحد ہے البتہ اتنا فرق ہے کوئی ایک صفت سے سرفراز اور کوئی دوسری صفت سے ممتاز ہے اور میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ احاطہ اور قرب اور معیت الٰہی کیسی ہے اور اُسکے معنے اور مراد کیا ہیں اور رب العالمین کی کوئی جہت معین نہیں کر سکتا۔ خدا کے ارادہ پر ایمان لانا عقیدۂ اہل سنت ہے کہ جو کچھ اُس کی مراد ہے وہ حق ہے اور عمرو کہتا ہے کہ اللہ کی ذات بلا کیفیت خاص کر عرش ہی پر ہے نہ مثل جسم کے اوپر جسم کے کیونکہ وہ جسم نہیں ہے اور باوجود عرش پر ہونے کے اپنی ذات اور علم و قدرت سے سب کو محیط ہے اور سب سے قریب اور سب کے ساتھ ہے جیسا کہ اُسکو قریب اور ساتھ ہونا لایق ہے بلا تشبیہ جیسا کہ آفتاب زمین میں نہیں بلکہ چوتھے آسمان پر ہے اور سب کے ساتھ ہے البتہ بعلمہ و قدرتہ سب کو ایک طرح دیکھنا اور جاننا اور سنتا ہے اور جتنی صفتیں اللہ کی کتاب و سنت میں ہیں جیسے فوق العرش ہونا دیکھنا سنتا جاننا اُترنا خوش ہونا غصہ ہونا ہاتھ منھ نفس وغیرہ سب کے معنے معلوم اور کیفیت متشابہ ہے یعنی مخلوقات کی فوقیت دیکھنے سننے جاننے اُترنے خوش ہونے غصہ ہونے اور اُن کے ہاتھ منھ نفس وغیرہ کے مانند نہیں ہے بلکہ کیفیت اُسکی اللہ ہی جانتا ہے جیسے بیشک اللہ کی ایک ذات ہے مگر نہ مثل ذات مخلوقات کے اسی کے مناسب اُسکی سب صفتیں ہیں نہ مثل صفات مخلوقات کے اور جتنے صفات سے کتاب و سنت میں اللہ تعالیٰ کی تنزیہ ہے اُس سے منزہ ہے غرض اثباتاً و نفیاً پیروی کتاب و سنت کی ضروری ہے اور زیادتی و کمی موجب ضلالت ان دونوں عقیدوں میں موافق اہل سنت کے کسکا عقیدہ ہے۔ جواب اہل سنت کی رائے اس باب میں مختلف ہے اگرچہ بعض مثل قول زید کے بھی لکھ گئے ہیں مگر صحیح و مذہب جمہور محققین و ائمہ تبوعین و محدثین وغیرہم مثل قول عمرو کے ہے ابو شکور حنفی تمہید میں لکھتے ہیں سئل مالکؒ عن قول تعالیٰ الرحمٰن علی العرش استوی کیف استوی فقال الاستواء غیر مجھول والکیف غیر معقول والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ وما اراک الا ضالا فامر بہ فاخرجوہ فاذا ھو جھم بن صفوان وقال ابو مطیع البلخی سئلت ابا حنیفۃ فی من قال لا ادری این اللہ فقال ابو حنیفۃ انہ یکفر لانہ خالف النص واللہ یقول الرحمٰن علی العرش استوی اقرؤھا وامنوا بہ فقال ابو مطیع کیف استوی قال امنوا بہ کما جاء

www.deenekhalis.com

الجواب انتہیٰ ایک شخص نے امام مالکؒ سے الرحمٰن علی العرش استوی کے متعلق دریافت کیا کہ استواء کیونکر ہے آپ نے فرمایا کہ استوا مجہول نہیں ہے اور کیفیت معلوم نہیں ہے اور اسپر ایمان لانا واجب ہے اور اسکا سوال کرنا بدعت ہے اور میں تجھکو محض گمراہ خیال کرتا ہوں پس حکم فرمایا آپنے اور لوگوں نے اسکو نکال دیا پس ناگاہ وہ جہم بن صفوان تھے اور ابو مطیع بلخی کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو حنیفہؒ سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا جو کہے کہ میں نہیں جانتا ہوں خدا کہاں ہے انھوں نے فرمایا کہ وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نص صریح کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الرحمٰن علی العرش استوی اسکو پڑھو اور اس پر ایمان لاؤ پھر ابو مطیع نے پوچھا استواء کیونکر ہے آپ نے فرمایا کہ جیسا نازل ہوا ہے اسپر ایمان لاؤ۔ اور حکمت نبویہ میں ہے له ید و وجه ونفس کما ذکر الله فی القرآن ولا یقال ان قدرته هو یده لان فیه ابطال الصفة وهو قول اهل القدر والاعتزال ولکن یده صفة له بلا کیف انتہے یعنی خدا کے لیے ید اور وجہ اور نفس ہیں جیسا کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے اور یہ نہ کہا جائے کہ اللہ کی قدرت اسکا ید ہے کیونکہ اس میں صفت کو باطل کرنا ہے جو اہل قدر اور اعتزال کا قول ہے لیکن اسکا ید بلا کیفیت اسکی صفت ہے بلا کیفیت کے اور سیر النبلاء میں ہے قال حرب الکرمانی قلت لاسحق بن راهویه ما تقول فی قوله تعالیٰ ما یکون من نجوی ثلثة الا هو رابعهم کیف تقول فیه قال حیث ما کنت فهو اقرب الیك من حبل الورید وهو بائن من خلقه وابین شئ فی ذلك قوله الرحمٰن علی العرش استوی انتہے یعنی حرب کرمانی نے کہا ہے کہ میں نے اسحق ابن راہویہ سے پوچھا کہ تم خدا کے قول ما یکون من نجوی ثلثة الا هو رابعهم کے متعلق کیا کہتے ہو انھوں نے کہا جیسا کہ تم جہاں کہیں ہو وہ تمھارے رگ گلو سے زیادہ تم سے قریب ہے اور وہ اپنی مخلوقات سے دور ہے اور اس بارہ میں سب سے زیادہ الرحمٰن الخ واضح ہے اور بھی اسی میں ہے قال السراج سمعت اسحق بن راهویه یقول دخلت علی طاهر بن عبد الله وعنده منصور بن طلحة فقال لی تقول ان الله ینزل کل لیلة ثلث یؤمن به اذا انت لا تؤمن ان لك ربا فی السماء لا تحتاج ان تسألنی عن هذا قلت هذه الصفات من الاستواء والنزول والاتیان قد صحت به النصوص ونقلها الخلف عن السلف ولم یتعرضوا لها برد ولا تاویل بل انکروا علی من اول مع الاتفاق علی انها

www.deenekhalis.com

لا تشبه القوة المخلوقين وان الله ليس كمثله شئ انتہے ترجمہ سراج نے کہا کہ میں نے اسحق بن راہویہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں طاہر بن عبد اللہ کے یہاں گیا اور اُن کے پاس منصور بن طلحہ تھے پس اُنھوں نے مجھ سے کہا کیا تم اس بات کے قائل ہو کہ اللہ ہر شب کو نازل ہوتا ہی میں نے کہا کہ میں اسپر ایمان لایا ہوں اور تم جبکہ اس بات کے قائل نہیں ہو کہ آسمان میں تمہارا خدا ہے تو تم کو اس بارے میں مجھسے سوال کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہی میں کہتا ہوں کہ یہ صفات (استواء اور نزول اور آنا) صحیح نصوص سے ثابت ہیں اور متقدمین سے متاخرین نے اُن کو بغیر رد اور تاویل نقل کیا ہے بلکہ تاویل کرنے والے کی اور تردید کی ہی اور اس پر اتفاق کیا ہی کہ خدا کے یہ صفات مخلوقات کی قوت کے مشابہ نہیں ہیں اس لئے کہ خدا کے مثل کوئی شے نہیں ہی واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی الحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ ذنبہ الجلی والخفی **سوال** اس ملک کے عام لوگوں کی عادت ہی کہ مصیبت کے وقت دور سے انبیا اور اولیا کو مدد کے لئے پکارتے ہیں اور اس بات کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ ہر حال میں حاضر و ناظر ہیں اور جب ہم اُنکو پکارتے ہیں یہ سنتے ہیں اور ہماری مقصد برآری کے لئے دعا کرتے ہیں یہ جائز ہی یا نہیں **جواب** یہ صورت حرام بلکہ صریح شرک ہی کیونکہ اس میں غیر خدا کا غیب دان ہونا پایا جاتا ہی اور ایسا اعتقاد صریح شرک ہی کیونکہ شرع میں شرک اسکا نام ہی کہ غیر خدا کو خدا کی ذات یا صفات مختصہ میں شریک سمجھے اور علم غیب صفت مختصہ ہی اللہ تعالیٰ کی جیسا کہ کتب عقائد میں اسکی تصریح موجود ہی ہم ساری عبارتیں نقل کرکے کلام کو طویل نہیں کرتے بلکہ اختصار کے لئے فقط ایک عبارت شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کی لکھے دیتے ہیں بالجملة العلم بالغيب امر تفرد به سبحانه وتعالىٰ ولا سبيل اليه للعباد الا باعلام منه والهام بطريق المعجزة والكرامة وارشاد الى الاستدلال بالامارات فيما يمكن فيه ذلك ولهذا ذكر فى الفتاوى ان قول القائل عند روية هالة القمر يكون مطرا مدعيا علم الغيب لا بعلامة كفر وذكر الحنفية تصريحا بالتكفير باعتقاد ان النبى صلے اللہ علیہ وسلم يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالىٰ قل لا يعلم من فى السموت والارض الغيب الا الله كذا فى المسائرة ترجمہ یعنے الغرض علم غیب ایک ایسا امر ہے جو اکیلے خدا کے لیے ہی اور بندوں کو اُس کا علم تین طریقوں کے سوا کسی چوتھے طریقہ سے نہیں ہو سکتا یا تو خدا تعالیٰ

[illegible] ۲۲ جمادی الاول [illegible]

www.deenekhalis.com

خود مطلع فرما دے اور یا معجزہ اور کرامت کے طور پر الہام کر دے یا علامتوں کے ذریعہ استدلال کا رستہ دکھا دے مگر یہ وہیں کہ جہاں ایسا ممکن ہو اور اسی وجہ سے فتاوے مین ہو کہ ماہتاب کے ہالے یعنے دائرہ کو دیکھکر کسی کا دعویٰ علم غیب کرتے ہوے کہنا کہ آج پانی برسے گا کفر ہے اور حنفیہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے عالم غیب ہونے کے اعتقاد سے کافر ہوجانے کی تصریح کی ہو کیونکہ اللہ کا قول۔ کہدو کہ آسمانون اور زمین میں جو چیزیں ہیں اُن کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اسکے معارض ہو ایسا ہی مسائرہ میں ہو۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم کتبہ محمد بشیر عفا اللہ عنہ صح الجواب عبدالصمد پشیاوری صح الجواب ذوالفقار صح الجواب سید محمد سیبوانی۔

ھو المصوب واقعی انبیا اور اولیا کو ہر وقت حاضر ناظر جاننا اور اعتقاد رکھنا کہ ہر حال میں وہ ہماری ندا سنتے ہیں اگرچہ ندا دور سے بھی ہو شرک ہو کیونکہ یہ صفت اللہ کے لیے خاص ہو کوئی امبر اُسکا شریک نہیں ہو۔ فتاوی بزازیہ میں ہو تزوج بلا شھود وقال خدای ورسول خدای وفرشتگان را گواہ کردم یکفر لانہ اعتقد ان الرسول والملک یعلمان الغیب یعنے کسی نے بغیر گواہوں کے نکاح کیا اور کہا کہ میں نے خدا کو اور اُسکے رسول کو اور اُسکے فرشتوں کو گواہ کیا تو وہ کافر ہوگیا کیونکہ اس نے اس بات کا اعتقاد کیا کہ رسول اور فرشتے غیب جانتے ہیں۔ اور بھی بزازیہ مین ہے وعن ھذا قال علماءنا من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر انتھے یعنی سے ہمارے علما نے کہا ہے کہ جو کہے مشایخ کی روحیں حاضر ہیں جانتی ہیں وہ کافر ہو واللہ اعلم حررہ الراجی ابو الحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی سوال اس شخص کے متعلق کیا حکم ہو جو خیال کرتا ہو کہ اولیا جانتے ہیں اور دور نزدیک سے پکارنے والے کی آواز کو سنتے ہیں اور اُن سے ایسے الفاظ سے مدد مانگتا ہے جن سے حاضر دوسرے حاضر کو خطاب کیا کرتا ہے اور اُنکے لئے نذریں مانتا ہو اور کہتا ہو کہ میں نے اُن کے لئے یہ نذر مانی بینوا توجروا جواب ایسے شخص کا عقیدہ فاسد ہو بلکہ اُس کے کفر کا خوف ہو کیونکہ اولیا کا ندائے بعید کو سننا ثابت نہیں ہو اور تمام زمانوں میں تمام جزئیات کا علم کلی اللہ ہی کے ساتھ خاص ہو فتاوی بزازیہ میں ہے من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر انتھے یعنی جو کہے مشائخ کی روحیں حاضر ہیں جانتی ہیں وہ کافر ہے اور اسی کتاب میں ہے من تزوج بشھادۃ اللہ ورسولہ یکفر لانہ ظن ان الرسول یعلم الغیب انتھے یعنی جس نے

از مولوی محمد قادر بخش از سہسرام دربارہ اعتقاد اولیا کے حاضر ناظر ہونے اور انکی نذر ماننے کے بیان

www.deenekhalis.com

نکاح کیا خدا اور رسول کو گواہ کرکے کافر ہوگیا کیونکہ اُس نے رسول کے عالم الغیب ہونے کا گمان کیا۔ اور غیر خدا کے لیے نذر حرام ہے اور جو نذر مانی گئی ہے وہ بھی حرام ہے جیسا کہ اسکی تحقیق درمختار اور بحرالرائق میں ہے واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابوالحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی

سوال اللہ عرش پر ہے اُسکا اعتقاد رکھنا اُسکی تنزیہ کے ساتھ یعنی اُسکا عرش کے اوپر رہنا ایک جسم ایک جسم کے اوپر رہنے کے مانند نہیں اور عرش اُسکا مکان وحامل نہیں اور وہ اللہ اُس پر متمکن اور متصل نہیں بلکہ جو کچھ کیفیت ہمارے ذہن وتصور میں آئے اُس سے بھی منزہ ہے پس اس طرح اعتقاد رکھنا صحیح وحق ہے یا نہیں اور یہ بات عقائد کی کتابوں میں اہل سنت وجماعت کے ہے یا نہیں اور یہی اعتقاد سلف کا یعنے صحابہ وتابعین وتبع تابعین وائمہ مجتہدین وغیرہم کا ہے یا نہیں اور دلائل اس اعتقاد کے محکمات سے ہیں یا متشابہات سے اور اس اعتقاد سے جہت جس سے متکلمین نے تنزیہ ذات خدا کی ہے ثابت ہوتی ہے یا نہیں اور قرب اور معیت اُسکی ہمارے ساتھ ذاتی ہے یا علمی بینوا توجروا **جواب** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہم حق وصواب دکھانے والے خدا کی مدد سے بہتر جواب لکھتے ہیں کہ اعتقاد رکھنا اس طرح پر کہ خدا تعالے اپنی ذات سے عرش کے اوپر ہے تنزیہ مذکور کے ساتھ صحیح وحق ہے کیونکہ یہ بات قرآن وحدیث واجماع سلف سے ثابت ہے اور عقائد کی کتابوں میں اہل سنت وجماعت کی موجود ہے اور سلف صالحین یعنے صحابہ وتابعین وتبع تابعین وائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ کا بھی یہی اعتقاد تھا۔ اب ہم چند دلیلیں بطور نمونہ ذکر کرتے ہیں روی ابوداؤد فی سنتہ عن جبیر بن مطعم قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اعرابی فقال یا رسول اللہ جهدت الانفس وضاعت العیال ونهکت الاموال وهلکت الانعام فاستسق اللہ لنا فانا نستشفع بک علی اللہ ونستشفع باللہ علیک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ویحک اتدری ما تقول وسبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما زال یسبح حتی عرف ذلک فی وجوہ اصحابہ ثم قال ویحک انہ لا یستشفع باللہ علی احد من خلقہ شان اللہ اعظم من ذلک ویحک اتدری ما اللہ ان عرشہ علی سمواتہ هکذا وقال باصابعہ مثل القبۃ علیہ وانہ لیئط بہ اطیط الرحل بالراکب قال ابن بشار فی حدیثہ

www.deenekhalis.com

ان اللہ فوق عرشہ وعرشہ فوق سمواتہ وساق الحدیث انتہی وحدیث ابن بشار حدیث
حسن کما قال الامام الذہبی فی کتاب العرش والعلو رواہ ابوداؤد فی الرد علی الجہمیۃ من
باسناد حسن عندہ من حدیث محمد بن بشار نقلہ صاحب الانتہاء وقال وقد اخرجہ
البخاری فی رسالۃ خلق افعال العباد ولفظہ ان اللہ علی عرشہ وعرشہ فوق سمواتہ وسمواتہ
فوق ارضہ مثل القبۃ انتہی وعن عباس بن عبد المطلب قال کنت فی البطحاء فی عصابۃ
فیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فمرت بہم سحابۃ فنظر الیہا فقال ما تسمون
ھذہ قالو السحاب قال والمزن قالوا والمزن قال والعنان قالوا والعنان الحدیث وفی
آخر الحدیث بعد ذکر العرش ثم اللہ تعالٰی فوق ذلک رواہ الترمذی وقال ھذا
حدیث حسن غریب انتہی قال الذہبی فی کتاب العرش والعلو رواہ ابوداؤد باسناد
حسن وفوق الحسن انتہی وروی الامام البغوی ھذا الحدیث فی تفسیر سورۃ الحاقۃ
باسنادہ عن عباس بن عبد المطلب وزاد بعد قولہ واللہ تعالٰی فوق ذلک ولیس
یخفی علیہ من اعمال بنی آدم شیء انتہی ویؤیدہ ما جاء عن ابن مسعود رضی اللہ
عنہ انہ قال ما بین السماء القصوی والکرسی خمس مأتہ عام وما بین الکرسی والماء
کذلک والعرش فوق الماء واللہ فوق العرش لا یخفی علیہ شیء من اعمالکم انتہی رواہ البیہقی
باسناد صحیح وکذا رواہ ابن المنذر وعبد اللہ بن احمد بن حنبل وابو القاسم الطبرانی
وغیرہما کما قال الذہبی فی کتاب العرش وھذہ الزیادۃ تؤکد کون وجودہ تعالٰی فوق
العرش کما لا یخفی وعن جابر بن سلیم رض قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم یقول ان رجلاً ممن کان قبلکم لبس لہ دین فتبختر فنظر اللہ الیہ من فوق عرشہ
فمقتہ فامر الارض فاخذتہ فھو یتجلجل فیہا قال الامام الذہبی فی کتاب العرش رواہ
سھل بن بکار شیخ البخاری عن عبد السلام بن عجلان عن عبیدۃ التمیمی قال
قال ابو الحری قال جابر بن سلیم فذکرہ انتہی ترجمہ ابوداؤد نے اپنی سنن میں جبیر
بن مطعم سے روایت کی ہو کہ حضرت سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا کی خدمت مین ایک اعرابی
حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ نفس مشقتوں میں پڑ گئے اور گھر کے لوگ ضائع ہو گئے اور اونٹ

www.deenekhalis.com

وغیرہ ناتوان ہوگئے اور چوپائے ہلاک ہوگئے پس خدا سے پانی کے لئے دعا فرمایئے ہم شفاعت چاہتے
ہیں آپ سے اللہ پر اور اللہ سے آپ پر آپ نے فرمایا تجھپر افسوس ہی تو جانتا ہے کہ تونے کیا کہا اور آپ نے
تسبیح کی پس یہاں تک آپ تسبیح کرتے رہے کہ اُس کا اثر صحابہ کے چہروں سے ظاہر ہونے
لگا پھر آپ نے فرمایا تجھپر افسوس ہی خدا سے کسی مخلوق پر شفاعت نہیں طلب کیجاتی ہی اللہ کی شان
اس سے برتر ہے تجھپر افسوس ہی تجھے خبر بھی ہے اللہ کیا ہی اُسکا عرش اُسکے آسمانوں پر ہے اس طرح
اور جھکایا آپ نے اپنی اُنگلیوں کو مثل قبہ کے) اور وہ چرچراتا ہے جس طرح کجاوہ اونٹوں پر چرچراتا ہے
ابن بشار نے اپنی حدیث میں کہا ہی کہ اللہ اپنے عرش پر ہی اور اسکا عرش اُسکے آسمانوں پر ہی اور رچلایا دپورا کیا)
حدیث کو انتہیٰ اور ابن بشار کی حدیث حدیث حسن ہی جیسا کہ امام ذہبی نے کتاب العرش والعلو میں
کہا ہی کہ ابو داؤد نے اسکو جہمیہ کی رد میں اپنے نزدیک اچھے اسناد سے روایت کیا ہی محمد بن بشار
کی حدیث سے۔ اُسکو صاحب اتحاف نے نقل کیا ہی اور کہا ہے کہ اسکو بخاری نے رسالہ خلق افعال
عباد میں روایت کیا ہی اور اس کے الفاظ یہ ہیں اللہ اپنے عرش پر ہی اور اُسکا عرش اُس کے
آسمانوں پر ہے اور اُسکے آسمان اُسکی زمین پر مثل قبہ کے ہیں انتہےٰ اور عباس بن عبد المطلب سے
روایت ہی کہ اُنھوں نے کہا کہ میں بطحا میں تھا ایک ایسی جماعت میں جس میں نبی کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم تشریف فرما تھے اتنے میں اُنپر سے ایک ابر گذرا اور حضور نے اسکی طرف دیکھا پھر فرمایا
تم لوگ اسے کیا کہتے ہو صحابہ نے عرض کیا سحاب۔ آپ نے فرمایا اور مزن صحابہ نے عرض کیا اور
مزن آپ نے فرمایا اور عنان صحابہ نے عرض کیا اور عنان الحدیث اور آخر حدیث میں عرش کے
ذکر کے بعد ہے پھر اللہ تعالےٰ اُسکے اوپر ہی روایت کیا ہی اُسکو ترمذی نے اور کہا ہی کہ یہ حدیث
حسن غریب ہی انتہیٰ اور ذہبی نے کتاب العرش والعلو میں کہا ہے اسکو ابو داؤد نے حسن اور
حسن سے بھی بر تر اسناد سے روایت کیا ہی انتہیٰ اور امام بغوی نے اس حدیث کو تفسیر سورۃ الحاقہ میں
عباس بن عبد المطلب کی اسناد سے روایت کیا ہی اور اللہ اُسکے اوپر ہی کے بعد یہ زیادہ کیا ہے
کہ اُسپر بنی آدم کا کوئی عمل پوشیدہ نہیں ہی انتہیٰ اور اُسکی تائید ابن مسعودؓ کی روایت سے ہوتی ہی
اُنھوں نے فرمایا ہی کہ سب سے اوپر کے آسمان اور کرسی کے درمیان میں پانچسو سال کی مسافت ہے
اور ایسا ہی کرسی اور پانی کے درمیان اور عرش پانی پر ہے اور خدا عرش پر ہے اُسپر تمہارا کوئی

www.deenekhalis.com

عمل پوشیدہ نہیں ہے اسکو بیہقی نے اسناد صحیح سے روایت کیا ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے ابن منذر
اور عبد اللہ بن احمد ابن حنبل اور ابو القاسم طبرانی وغیرہم نے جیسا کہ ذہبی نے کتاب العرش میں
کہا ہے کہ یہ زیادتی جو علامہ بغوی سے بروایت عباس رض ذکر کی گئی باری تعالیٰ کے عرش پر ہونے
کی تاکید کرتی ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے اور جابر بن سلیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سرور کائنات
علیہ السلام والصلوٰۃ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ تم سے پہلے ایک آدمی نے جسکا کوئی دین نہ تھا ناز و تکبر
کیا پس اللہ نے اسکو عرش پر سے دیکھا اور اُسپر غصہ کیا اور زمین کو حکم دیا زمین نے اُسے لے لیا اور وہ
زمین میں دھنسنے لگا امام ذہبی نے کتاب العرش میں کہا ہے کہ اسکو شیخ بخاری سہل بن بکار نے عبد السلام
بن عجلان سے بسند عبیدہ قہیمی روایت کیا ہے کہ ابو احری نے کہا کہ جابر بن سلیم نے کہا ہے آگے اس کے
اس حدیث کو ذکر کیا، ترجمہ عربی کا ختم ہوا اب تھوڑے اقوال کتب عقائد سے لکھے جاتے ہیں
امام ابو محمد بن ابی زید مالکی نے اپنے رسالہ میں جو مشتمل عقائد اور فقہ کے مسائل پر ہے لکھا ہے انہ
تعالیٰ فوق عرشہ المجید بذاتہ وانہ فی مکان بعلمہ انتہی قال الامام الذہبی فی کتاب العرش
وابن ابی زید من کبار الائمۃ بالمغرب وشہرتہ یغنی عن ذکر فضلہ اجتمع فیہ العقل
والدین والورع والعلم وکان نہایۃ فی علم الاصول توفی سنۃ ست وثمانین و
ثلث مائۃ بالقیروان انتہی وایضا قال الذہبی قال الامام عبد اللہ ابو اسمعیل الانصاری
شیخ الاسلام فی رسالتہ مثل قول ابن ابی زید وقال وقد جاء فی اخبار شتی ان
اللہ فوق السماء السابعۃ علی العرش بنفسہ وہو ینظر کیف تعلمون وعلمہ و
قدرتہ واسماعہ ونظرہ ورحمتہ فی کل مکان انتہی ثم قال الذہبی ابو اسمعیل ہذا
معروف عند مشائخ الطریقۃ وکان عالما بالحدیث صحیحہ وسقیمہ وباثار السلف و
بلغات العرب واختلافہا وتفسیر الکتاب ومعانیہا واقوال المفسرین وباحوال القلوب وکان
لہ کرامات معروفۃ توفی سنۃ احدی وثمانین واربعمائۃ ولہ خمس وثمانون سنۃ انتہی
وایضا قال قال الامام الاوحد ابو ذکریا یحیی بن عمار السجستانی فی رسالتہ لا نقول
کما قال الجہمیۃ انہ مداخل الامکنۃ وممازج بکل شئ ولا نعلم این ہو بل نقول انہ علی
عرشہ وعلمہ محیط بکل شئ وسمعہ وبصرہ وقدرتہ مدرکۃ لکل شئ وہو معنی قولہ

وھو معکم اینما کنتم واللہ بما تعملون بصیر وھو بذاتہ علی عرش کما قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم انتھی قال الذھبی یحیی بن عمار من کبار ائمۃ الھدی جمع بین العلم
والروایۃ والزھد توفی سنۃ ثلاثین واربعمائۃ وھو احد شیوخ ابی اسمٰعیل
الانصاری شیخ الاسلام صاحب منازل السائرین والامام ابی نصر السنجری انتھی وقال
صاحب القصائد الامالیۃ ؎ ورب العرش فوق العرش لکن ٭ بلا وصف التمکن واتصال
ترجمہ بلاشک اللہ تعالیٰ بذاتہ اپنے عرش مجید پر ہے اور وہ ایسے مکان میں ہے لیکن اس کا علم
ہر مکان میں ہے امام ذہبی نے کتاب العرش میں کہا ہے کہ ابن ابی زید مغرب کے بڑے اماموں سے
ہیں اور اُن کی شہرت کی وجہ سے اُن کے فضل کے ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے عقل اور دین
اور ورع اور علم سب اُن میں جمع تھے اور علم اصول کے بڑے منتہی تھے ۳۸۶ھ میں بمقام قیروان
انتقال فرمایا انتھے اور بھی ذہبی نے کہا ہے کہ شیخ الاسلام امام عبداللہ ابواسمٰعیل انصاری نے اپنے
رسالے میں ابن ابی زید کے قول کے مثل کہا ہے اور اُنھوں نے کہا ہے کہ بہت سی متفرق خبروں
میں آیا ہے کہ خدا بنفسہ ساتویں آسمان کے اوپر عرش پر ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ تم کسطرح کام کرتے ہو
اور اُسکا علم اور قدرت اور کان لگاکر سننا اور نظر اور رحمت ہر جگہ ہے اور پھر ذہبی نے کہا ہے
کہ یہ ابواسمٰعیل مشائخ طریقت میں مشہور ہیں اور حدیث صحیح وسقیم اور آثار سلف ولغات عرب
اور اُس کے اختلاف اور کتاب اللہ کے معنے وتفسیر اور اقوال مفسرین اور احوال قلوب
کے جاننے والے تھے اور اُنکی کرامتیں مشہور ہیں پچاسی برس کی عمر میں ۴۸۱ھ میں انتقال فرمایا
انتھی اور اُنھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ امام اوحد ابوزکریا یحیی بن عمار سجستانی نے اپنے رسالے میں کہا ہے کیونکہ
ہم جہمیہ کی طرح یہ نہیں کہتے ہیں کہ باری تعالیٰ مکانوں میں داخل ہونے اور ہر شئے سے ملنے والا ہے
یا ہم نہیں جانتے کہ وہ کہاں ہے بلکہ وہ بذاتہ عرش پر ہے اور اُسکا علم تمام اشیا کو محیط ہے اور اُسکی سمع
وبصر وقدرت ہر شئے کو ادراک کرتی ہے اور یہی اُسکے قول معکم اینما کنتم واللہ بما تعملون بصیر
کے معنے ہیں اور وہ بذاتہ عرش پر ہے جیساکہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
انتھی ذہبی نے کہا ہے کہ یحیے بن عمار کبار ائمہ ہدیٰ سے جامع علم وروایت وزہد تھے ۴۳۰ھ
میں انتقال فرمایا شیخ الاسلام ابی اسمٰعیل انصاری صاحب منازل السائرین ور امام ابی نصر

www.deenekhalis.com

سنجری کے شیوخ سے تھے انتہیٰ صاحب فصا مُدا ما ! پہلے کہا ہے اور عرش کا خدا عرش پر ہے لیکن
اس صفت کے ساتھ نہیں کہ وہ اُسکو اپنا مکان بنانیوالا یا اُس کے ساتھ متصل ہو انتہیٰ امام
غزالی نے اہل سنت کے اعتقاد کے بیان میں کیمیاے سعادت کے اندر کہا ہے کہ عالم میں جتنی چیزیں
ہیں سب عرش کے نیچے ہیں اور عرش قدرتِ الٰہی کے نیچے مسخر ہے اور وہ عرش پر ہے نہ اسطرح جیسے کوئی جسم
دوسرے جسم پر ہوتا ہے کیونکہ وہ جسم نہیں ہے اور عرش اُسکا حامل اور اُٹھانیوالا نہیں ہے بلکہ عرش
اور حاملان عرش سب کو اُسکا لطف اور اُسکی قدرت اُٹھائے ہوے ہے اور آج بھی اُسی صفت سے ہے
جیسے ازل میں تھا عرش پیدا کرنے سے پہلے. انتہیٰ. اب چند اقوال کہ جن سے اجماع سلف صالحین کا
اس اعتقاد پر ثابت ہوتا ہے مذکور ہوتے ہیں قال الامام ابن حجر العسقلانی فی شرح البخاری واخرج
البیہقی بسند جید عن الامام الاوزاعی قال کنا والتابعون متوافرون نقول ان اللہ علی عرشہ
ونومن بما ورد بہ السنۃ من صفاتہ تعالیٰ انتہیٰ اقول انما قید کلامہ بالجملۃ الحالیۃ ای
والتابعون متوافرون لئلا یتوھم ان ھذہ العقیدۃ حدثت فیہم فاذا ثبت بھذا القول
ان ھذہ العقیدۃ عقیدۃ التابعین وتبع التابعین ولم یثبت اختلافہم فیہا ثبت
انہا عقیدۃ الصحابۃ ایضا لانہم کانوا اخذین من الصحابۃ دینہم من العقائد
والاعمال فحصل الاجماع واصرح من ذلک ما قال عثمان بن سعید الدارمی فی کتاب النقض
علی بشر المریسی قد اتفقت الکلمۃ من المسلمین ان اللہ تعالیٰ فوق عرشہ وعرشہ
فوق سمواتہ انتہی نقلہ الامام الذہبی فی کتاب العرش وقال عثمان بن سعید الدارمی
احد الائمۃ والحفاظ من اہل المشرق وقال فیہ البخاری ما رأیت مثل عثمان بن سعید
الدارمی انتہی وقال الامام ابو عبد اللہ بن بطۃ العکبری فی کتاب الابانۃ له اجمع المسلمون
من الصحابۃ والتابعین ان اللہ علی عرشہ فوق سمواتہ بائن من خلقہ انتہی وقال
الذہبی بعد نقلہ ابن بطۃ ھذا من کبار الائمۃ والزھاد والحفاظ الف کتاب الابانۃ
المذکور اربع مجلدات اتی فیہ بمذاھب اھل السنۃ التی یخالف فیہا المبتدعۃ
من الجہمیۃ والحروریۃ والقدریۃ والرافضۃ والموجئۃ والمعتزلۃ دل ذلک علی
علمہ وا ... وکثرۃ من الحدیث توفی بعد ثمانین وثلث ماتہ سمع منہ البغوی

نقلہ العاجز محمد حیات غفرلہ السنبھلی

www.deenekhalis.com

وذروة انتہے وقال الامام ابوعثمان اسمٰعیل بن عبد الرحمن الصابونی فی کتاب السنة له اصحاب الحدیث یشہدون ان الله فوق سبع سموٰته کما نطق به کتابه وعلماء الامة واعیان الائمة من السلف لم یختلفوا فی انه عزوجل علی عرشه فوق سموٰته انتہے قال الامام الذهبی ابوعثمان الصابونی هذا من کبار الائمة کان فقیها محدثا حافظا صوفیا واعظ الشیوخ شیخ نیشاپور فی وقته مات سنة تسع واربعین مائة روی عنه کثیرون منهم الحافظ ابوبکر البیهقی انتہے وقال الامام الذهبی فی کتاب العرش والعلو والدلیل علی ان الله فوق العرش فوق المخلوقات مبائن لها لیس بداخل فی شئ منها وعلی انّ علمه فی کلِّ مکانٍ الکتاب والسنة واجماع الصحابة والتابعین والائمة المهدیین انتہے وقال الحافظ ابن تیمیة الحرانی فی العقیدة الواسطیة وقد دخل فیما ذکرناه من الایمان بالله وبما اخبر به الله فی کتابه وتواتر عن رسول الله صلی الله علیه وعلی آله وسلم واجمع علیه سلف الامة ان الله سبحانه فوق سموٰته علی عرشه وعلی علی خلقه انتہے فاذا ثبت الاجماع وجب علینا اتباعه ولا یجوز مخالفته قال الله تعالیٰ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ماتولی ونصله جهنم وساءت مصیرا قال صاحب تفسیر المدارک تحت هذه الآیة ای السبیل الذی هم علیه من الدین الحنفی وهو دلیل علی ان الاجماع حجة لا یجوز مخالفتها کما لا یجوز مخالفة الکتاب والسنة انتہے امام ابن حجر عسقلانی نے شرح بخاری میں کہا ہے اور بیہقی نے امام اوزاعی سے بسند جید روایت کی ہے کہ ہم اس زمانے میں کہ جب بہت سے تابعین موجود تھے کہا کرتے تھے کہ اللہ اپنے عرش پر ہے اور انپر ایمان رکھتے تھے جو صفات باری تعالےٰ کے بارے میں حدیث میں آئی ہیں انتہٰی میں کہتا ہوں کہ اپنے کلام کو جملۂ حالیہ سے اسلئے مقید کیا یعنی والتابعون متوافرون کہا کہ اس بات کا وہم نہو کہ یہ عقیدہ تبع تابعین میں پیدا ہوگیا تھا پس جبکہ اس قول سے یہ ثابت ہوگیا کہ یہ عقیدہ تابعین اور تبع تابعین دونوں کا عقیدہ ہے اور انکا اختلاف اس بارے میں ثابت نہیں ہے تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ صحابہ کا بھی عقیدہ تھا کیونکہ وہ عقائد و اعمال میں صحابہ ہی سے اخذ کیا کرتے تھے پس اجماع پالیا گیا اور اس سے نا المہ مصرح کتاب النقص

www.deenekhalis.com

علی بشر المریسی میں عثمان بن سعید الدارمی نے کہا ہے کہ مسلمانوں کا کلام اس بارے میں متفق ہے کہ اللہ اپنے عرش پر ہے اور اُس کا عرش اُسکے آسمانوں پر ہے انتہٰی اُسکو امام ذہبی نے کتاب العرش میں نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ عثمان بن سعید دارمی ائمہ و حفاظ مشرق میں سے ہیں بخاری نے انھیں کے بارے میں کہا ہے کہ میں نے عثمان ابن سعید دارمی کے مثل کوئی نہیں دیکھا انتہٰی اور کتاب الابانہ میں امام ابو عبداللہ بطہ عبکری نے کہا ہے کہ صحابہ و تابعین نے اس بات پر اجماع کر لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر مخلوقات سے دور ہے انتہٰی ذہبی نے اسکو نقل کر کے کہا ہے کہ ابن بطہ کبار ائمہ و زہاد و حفاظ میں سے ہیں اُنھوں نے کتاب الابانہ چار جلدوں میں تالیف کی اس میں اہل سنت کے وہ مذاہب بیان کیے جن میں مبتدعہ جہمیہ حروریہ قدریہ رافضیہ مرجیہ معتزلہ اُنکے خلاف تھے یہ اُنکی وسعت علم و کثرت حفظ حدیث پر دلالت کرتا ہے ۳۸۷؁ھ کے بعد انتقال کیا ان سے بغوی اور اُن کے ہم عصروں نے سنا ہے انتہٰی اور امام ابو عثمان اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن صابونی نے کتاب السنۃ میں کہا ہے کہ اصحاب حدیث اسکی شہادت دیتے ہیں کہ اللہ اپنے ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے جیسا کہ اُسکی کتاب سے ظاہر ہے اور متقدمین علماے اُمت و اعیان ائمہ اس میں مختلف نہیں ہیں کہ عرش آسمانوں کے اوپر ہے انتہٰی امام ذہبی نے کہا ہے کہ یہ ابو عثمان صابونی کبار ائمہ سے ہیں فقیہ محدث حافظ اور صوفی تھے اور اعظم الشیوخ شیخ نیشاپور اُنھیں کے وقت میں تھے ۴۴۹؁ھ میں انتقال فرمایا ان سے بہتوں نے روایت کی ہے جنمیں سے حافظ ابوبکر بیہقی ہیں انتہٰی اور امام ذہبی نے کتاب العرش و العلو میں کہا ہے کہ کتاب و سنت اور اجماع صحابہ و تابعین و ائمہ اسکی دلیل ہے کہ اللہ عرش پر مخلوقات کے اوپر اُن سے جدا ہے کسی شے میں داخل نہیں ہے البتہ اُسکا علم ہر جگہ ہے انتہٰی عقیدہ واسطیہ میں حافظ ابن تیمیہ حرانی نے کہا ہے اللہ پہا اور اُس نے اپنی کتاب میں جن باتوں کی خبر دی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو امور متواتر ہیں اور سلف اُمت نے جن باتوں پر اجماع کیا ہے اُن پر ایمان لانے میں یہ بھی داخل ہے کہ اللہ اپنے عرش پر اپنی مخلوقات کے اوپر ہے انتہٰی پس جبکہ اجماع ثابت ہو گیا اُسکی پیروی فرض ہے اور مخالفت جائز نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی الآیۃ صاحب تفسیر مدارک نے اس آیت کے تحت میں لکھا ہے یعنے وہ راستہ جسپر وہ ہیں دین حنیفی ہے اور یہ آیت دلیل ہے اس امر کی کہ اجماع حجت ہے

www.deenekhalis.com

اس کی مخالفت جائز نہیں جیسا کہ کتاب وسنت کی مخالفت جائز نہیں ہے۔ ترجمہ عبارت عربی کا ختم ہوا۔ اب چند اقوال ائمہ مجتہدین کے ذکر کرتا ہوں تاکہ یہ عقیدہ حقہ درجۂ یقین کو پہونچے اور دلوں کو تسکین بخشے ملا سلام اللہ نے کمالین میں کہا ہے امام بیہقیؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا ان اللہ فی السماء دون الارض انتھی اللہ آسمان میں ہے نہ کہ زمین پر وقال الامام الذھبی فی کتاب العرش واخرج عبد اللہ بن احمد ابن حنبل فی کتاب الرد علی الجھمیۃ عن ابیہ عن شریح بن النعمان عن عبد اللہ بن نافع تلمیذ مالک وخصیصتہ قال سمعت مالک بن انس یقول اللہ فی السماء وعلمہ فی کل مکان انتھی قال الذھبی ھذا حدیث ثابت عن مالکؒ انتھی اقول لم یرد مالکؒ بفی السماء السماء الدنیا لانہا مکان بل اراد العلو الاعلی یدل علیہ قولہ وعلمہ فی کل مکان ای لا ذاتہ بل ھی فی العلو الذی لیس بمکان وھو ماوراء العرش وکذا ینبغی ان یفہم من قول امامنا ابی حنیفۃ والدلیل علی ھذا قول ابی معاذ البلخی انہ قال ان اللہ فی السماء علی العرش کما وصف نفسہ انتھی ای فی العلو علی العرش لانہ لیس فی ھذہ السماء ولا فی غیرھا فعلم انہ اراد بفی السماء العلو قال الذھبی فی کتاب العرش والعلو وھذا الحدیث ثابت عن ابی معاذ وھو احد الائمۃ انتھی وقال ایضا فیہ وقصۃ ابی یوسف صاحب ابی حنیفۃ مشہورۃ فی استتابۃ بشر المریسی لما انکر ان یکون اللہ فوق العرش رواھا عبد الرحمن بن ابی حاتم وغیرہ فی کتبھم انتھی وفی الحمویۃ للحافظ ابن تیمیۃ روی عبد اللہ بن احمد بن حنبل وغیرہ باسانید صحیحۃ عن ابن المبارک انہ قیل لہ بما ذا نعرف ربنا قال بانہ تعالی فوق سمواتہ علی عرشہ بائن من خلقہ ولا نقول کما تقول الجھمیۃ انہ تعالی ھھنا فی الارض انتھی وفیھا ایضا وروی ابن ابی حاتم ان ھشام بن عبید اللہ الرازی صاحب محمد بن الحسن القاضی حبس رجلا فی التجھم فتاب فجیئی بہ لیطلقہ فقال الحمد للہ علی التوبۃ وامتحنہ ھشام فقال اتشہد بان اللہ تعالی علی عرشہ بائن من خلقہ فقال اشہد ان اللہ علی عرشہ ولکن لا ادری ما بائن من خلقہ فقال ردوہ الی الحبس فانہ لم یتب انتھی وقال الامام الذھبی فی کتاب العرش قال الامام الشافعی فی وصیتہ التی رواھا الیکاری —

www.deenekhalis.com

والحافظ عبد الغنی فی العقیدۃ ان اللہ یری فی الآخرۃ عیانا ینظر الیہ المومنون ویسمعون کلامہ وانہ تعالیٰ فوق العرش انتہی وقال الذہبی ایضًا واخرج الخلال عن یوسف ابن موسیٰ لقطان قیل لابی عبد اللہ احمد بن حنبل اللہ فوق السماء السابعۃ علی عرشہ بائن من خلقہ وعلمہ وقدرتہ بکل مکان قال نعم انتہی ترجمہ اور امام ذہبی نے کتاب العرش میں کہا ہو کہ عبد اللہ بن حنبل نے کتاب الرد علی الجہمیہ میں اپنے باپ سے اُنھوں نے شریح بن نعمان سے اُنھوں نے عبد اللہ بن نافع سے (جو امام مالکؒ کے مخصوص شاگرد ہیں) روایت کی ہو کہ امام مالک بن انسؓ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں ہو اور اُسکا علم ہر جگہ ہو انتہی اور ذہبی نے کہا ہے کہ یہ حدیث امام مالک سے ثابت ہو انتہی میں کہتا ہوں امام مالک نے فی السماء سے سماء دنیا کو مراد نہیں لیا ہو کیونکہ وہ مکان ہو بلکہ علو اعلیٰ کو مراد لیا ہو اسپر انکا قول وعلمہ فی کُلِّ مکانٍ دلالت کرتا ہو کیونکہ اسکے یہ معنی ہیں کہ ذات خداوندی مکان میں نہیں ہو بلکہ اُس علو میں ہو جو مکان نہیں ہو اور وہ ماوراء العرش ہو اور ایسا ہی سمجھنا چاہیئے ہمارے امام ابی حنیفہؒ کے قول سے اور اسپر معاذ بلخی کا یہ قول دلالت کرتا ہے کہ اللہ آسمان میں عرش پر ہو جیسا کہ اُس نے خود بیان کیا ہو انتہی یعنے بلندی میں عرش پر ہو کیونکہ نہ وہ اس آسمان میں ہو نہ دوسرے آسمانوں پر پس معلوم ہوا کہ فی السماء سے علو مراد ہو ذہبی نے کتاب العرش والعلو میں کہا ہو کہ یہ حدیث ابی معاذ سے ثابت ہو جو امام فن ہیں انتہی اور بھی کہا ہو کہ امام ابو یوسف صاحب ابی حنیفہؒ کا قصہ مشہور ہو کہ اُنھوں نے بشر مریسی کو توبہ کا حکم دیا تھا جب اُنھوں نے خدا کے عرش پر ہونیکا انکار کیا تھا اسکو عبد الرحمن بن ابی حاتم وغیرہ نے اپنی کتابوں میں روایت کیا ہو انتہی حافظ ابن تیمیہ کی کتاب حمویہ میں ہو کہ عبد اللہ بن احمد حنبل نے صحیح اسنادوں کے ساتھ ابن مبارک سے روایت کی ہو کہ اُن سے کہا گیا ہم خدا کو کس بات سے پہچانیں اُنھوں نے کہا اس بات سے کہ وہ آسمانوں کے اوپر عرش پر اپنی مخلوقات سے جدا ہو اور ہم جہمیہ کی طرح یہ نہیں کہتے ہیں کہ اللہ یہاں زمین میں ہو انتہی اور اسی میں ہو کہ ابن ابی حاتم نے روایت کی ہو کہ ہشام بن عبید اللہ رازی صاحب قاضی محمد ابن الحسن نے ایک شخص کو جہمیہ کا عقیدہ اختیار کرنے میں قید کیا پس اُس نے توبہ کی اور رہا کرنے کے لئے لایا گیا تو ہشام نے اُس کا امتحان لینے کو پوچھا کیا تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ خدا اپنے عرش پر مخلوقات سے

www.deenekhalis.com

جدا ہے اُس نے کہا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ خدا عرش پر ہے لیکن یہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ اپنی مخلوقات سے جدا ہے پس ہشام نے حکم دیا کہ اُسے قید خانہ میں لوٹا دو کیونکہ اُس نے توبہ نہیں کی ہے انتہی اور امام ذہبی نے کتاب العرش میں کہا ہے کہ امام شافعی نے اُس وصیت میں جسے بکاری اور حافظ عبد الغنی نے عقیدہ میں روایت کیا ہے کہا ہے کہ اللہ آخرت میں دیکھا جائیگا اور مومنین اُسے دیکھیں گے اور اُسکا کلام سنیں گے اور وہ عرش پر ہے انتہی اور ذہبی نے کہا ہے کہ یوسف بن موسیٰ القطان سے خلال نے روایت کی ہے کہ ابی عبد اللہ احمد بن حنبل سے کہا گیا کہ اللہ ساتوں آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر اپنی مخلوقات سے جدا ہے اور اُسکا علم و قدرت ہر جگہ ہے انھوں نے فرمایا ہاں۔ ترجمہ عربی ختم ہوا۔ اور دلائل اس اعتقاد کے محکمات سے ہیں اعتقاد و عمل کا اثبات محکمات ہی سے ہوا کرتا ہے نہ متشابہات سے اور محکمات میں نص و ظاہر اور مفسر اور محکم یعنی اہل اصول کی اصطلاحات بھی داخل ہیں جو یہی دلائل عقائد و احکام کے ہیں صاحب کمالین مُلا سلام اللہ نے سورۂ آل عمران کی تفسیر جلالین کے حاشیہ پر لکھا ہے فاحکمت عباراتها بان حفظت عن الاحتمال والاشتباه فيدخل فيها النص والظاهر والمفسر والمحكم على مصطلح اهل الاصول من علمائنا انتهى یعنے آیات محکمات کی عبارتیں مستحکم احتمال و اشتباہ سے محفوظ ہیں پس نص ظاہر و مفسر و محکم ہمارے علما اور اہل اصول کی اصطلاح پر اس میں داخل ہیں اھ پس جب اس اعتقاد کو اہل سنت کے بزرگوں نے عقائد کے کتب میں داخل کیا اور اسپر اجماع سلف بھی ثابت کر چکے اب اُن دلائل کے محکمات سے ہونے میں کیا تردد باقی رہا اور اس اعتقاد سے یعنے خدا عرش کے اوپر ہے جدا اپنی مخلوقات سے کہنے میں جہت کہ جس سے علمائے متکلمین نے تنزیہ ذات خدا کی ہے ثابت نہیں ہوتی کیونکہ جہات مکانات کے حدود اور اطراف کو کہتے ہیں اور وہ جہات عرش تک ثابت ہیں نہ اُسکے اوپر علامہ سعد الدین تفتازانی نے شرح عقائد میں لکھا ہے واذا لم يكن في مكان لم يكن في جهة لا علو ولا في سفل ولا في غيرهما لانهما اما حدود واطراف للامكنة او نفس الامكنة باعتبار عروض الاضافة الى شيء اخر انتهى اور جب کسی مکان میں نہوگا تو کسی جہت میں بھی نہوگا نہ بلندی میں نہ پستی میں اور نہ اُن کے علاوہ کسی اور جگہ کیونکہ یہ دونوں چیزیں (بلندی و پستی) مکانوں کے حدود اور

www.deenekhalis.com

اطراف ہیں یا خود مکان ہیں جب اُن کی کسی دوسری چیز کی طرف نسبت عارض ہو جائے
اور شاہ عبد العزیز دہلوی نے تحفۂ اثنا عشریہ کے تیرھویں عقیدے میں فرمایا ہے۔ جو دلیلیں
نفی مکان میں مذکور ہوئیں وہی نفی جہت میں بھی ہیں کیونکہ جہات اطراف ہیں امکنہ کے
اور اُسکے حدود ہیں انتہیٰ اور شاہ عنایت اللہ نے سکندر نامے کے اس شعر جہت را ولایت
بہ پایاں رسید ٭ قطیعت بہ پرکار دوراں رسید۔ کی شرح میں لکھا ہے یعنے جہات اربعہ
یا ستہ جو کہے جائیں ختم ہو گئے کیونکہ جہات کا ثبوت عالم اجسام میں ہے اور عالم اجسام عرش
پر نہیں ہے اور جہت بھی نہیں ہے اور صاحب انتہا نے امام رازی کی تفسیر سے نقل کیا ہے
کہ انھوں نے فرمایا اذا ثبت ان اجسام العالم متناھیۃ فخارج العالم الجسمانی لا خلاء
ولا ملاء ولا مکان ولا جھۃ فیمتنع ان یحصل الاله فی مکان خارج العالم انتہیٰ اقول اذا
ثبت بھذا ان خارج العالم الجسمانی لیس بمکان ولا جھۃ ففوق العرش الذی ھو
خارج العالم الجسمانی لا یکون مکانا ولا جھۃ فحصول الاله فیہ من غیر تمکن بمکان
لیس بممتنع بل حصولہ فی لا مکان وجھۃ ضروری کما لا یخفے جب یہ ثابت ہو گیا کہ اجسام
عالم متناہی ہیں تو خارج عالم جسمانی نہ خلا ہے نہ ملا اور نہ مکان ہے نہ جہت پس عالم سے خارج اللہ
کا کسی مکان میں پایا جانا ممتنع ہے انتہیٰ میں کہتا ہوں کہ جب اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ عالم جسمانی
سے خارج نہ مکان ہے نہ جہت تو عرش پر جو عالم جسمانی سے خارج ہے نہ مکان ہو گا نہ جہت پس اللہ
کا اُس میں بغیر کسی مکان میں ہونے کے پایا جانا ممتنع نہیں بلکہ اُسکا حصول لا مکان اور جہت میں
ضروری ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے جلد اول کے اکتیسویں [۳۱]
مکتوب میں فرمایا ہے کہ بیچون کو دائرۂ چوں سے باہر ڈھونڈھنا چاہیئے اور لامکان
کو مکان کے ماوراء سے طلب کرنا چاہیئے انتہیٰ اور قرب و معیت اللہ کی ہمارے ساتھ ذاتی نہیں
یعنی ذات سے ہمارے قریب اور ساتھ نہیں بلکہ علم و قدرت وغیرہا سے ہمارے قریب
اور ساتھ ہے یہ بات یعنی قرب و معیت اُسکی ذاتی نہ ہونا تحریر ماسبق سے بھی ثابت ہوتی ہے
باوجود اسکے پھر خوب تصریح کرتا ہوں تاکہ دلوں کو اطمینان کامل حاصل ہو جائے۔
قال الحافظ ابن تیمیۃ فی الحمویۃ قال ابن عبد البر علماء الصحابۃ والتابعین الذین

www.deenekhalis.com

حمل عنهم التاویل قالوا فی تاویل قوله تعالی ما یکون من نجوی ثلثة الا هو رابعهم
هو علی العرش وعلمه فی کل مکان وما خالفهم فی ذلک من یحتج بقوله انتهی ای کونه
تعالی رابعهم بالعلم لا بالذات وقال الامام الذهبی فی کتاب العرش قال الامام الحافظ
ابو نصر السجزی فی کتاب الابانة ائمتنا کسفیان الثوری ومالک وحماد بن سلمة
وحماد بن زید وعبد الله بن المبارک والفضیل بن عیاض واحمد بن حنبل واسحٰق
بن راهویه متفقون علی ان الله سبحانه وتعالی بذاته فوق عرشه وان علمه
بکل مکان انتھی کذا فی الانتهاء وقال الامام الغزالی فی کتاب العقائد من احیاء
العلوم واضطرا هل الظاهر الی تاویل قوله تعالی وهو معکم اینما کنتم اذ حمل
ذلک بالاتفاق علی الاحاطة والعلم انتھی والاحاطة فی قوله بمعنی العلم والادراک کما
فی تعریفات الجرجانی الاحاطة ادراک الشئی بکماله ظاهرا وباطنا انتھی وقال الامام
فخر الدین الرازی فی التفسیر الکبیر فی قوله تعالی وهو معکم اینما کنتم قال المتکلمون
هذه المعیة اما بالعلم واما بالحفظ والحراسة وعلی التقدیرین فقد انعقد الاجماع
علی انه سبحانه لیس معنا بالمکان والجهة والتحیز فاذن قوله تعالی وهو معکم لا بد فیه
من التاویل انتھی وقال العلامة سعد الدین التفتازانی فی رسالته فاضحة الملحدین
فی رد قول الوجود یة ان المعیة ذاتیة واما استدلالهم بالسمع فبقوله تعالی
وهو معکم اینما کنتم وقوله تعالی ولا ادنی من ذلک ولا اکثر الا هو معهم وجوابه
ان المراد بالمعیة ههنا علی ما اجمع علیه المفسرون بالعلم ونحوه لا بنفس الذات
انتھی یعنے جو یہ ہیں حافظ ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ ابن عبد البر کہتے ہیں صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم سے علم
تاویل و تفسیر لیا گیا ہے اللہ کے قول ما یکون من نجوی ثلثة الا هو رابعهم کی تاویل میں فرماتے
ہیں کہ اللہ عرش پر ہے اور اُسکا علم ہر جگہ ہے اور جنکے قول سے حجت لائی جاتی ہے اُن میں سے کسی
صحابہ کی مخالفت نہیں کی انتہی یعنے خدا کا چوتھا ہونا علم کے اعتبار سے نہ ذات کے اعتبار سے
امام ذہبی نے کتاب العرش میں کہا ہے کہ حافظ ابو نصر سجزی نے کتاب الابانة میں کہا ہے
کہ ہمارے علما مثلاً سفیان ثوری مالک حماد بن سلمہ حماد بن زید عبد اللہ بن مبارک فضیل

www.deenekhalis.com

بن عیاض احمد بن حنبل اسحٰق بن راہویہ رحمہم اللہ) اس پر متفق ہیں کہ خدا بذاتہ عرش پر ہے اور
اُسکا علم ہر جگہ ہے انتہیٰ ایسا ہی انتہار میں ہے امام غزالی نے احیاء العلوم کی کتاب العقائد
میں کہا ہے اور اہل ظاہر خدا کے قول وھو معکم اینما کنتم کی تاویل پر مجبور ہوے ہیں
کیونکہ یہ بالاتفاق علم اور احاطہ پر محمول ہے انتہیٰ امام غزالی کے قول میں احاطہ علم اور ادراک
کے معنے میں ہے جیساکہ جرجانی کی تعریفات میں ہے کہ احاطہ شئے کا ظاہراً و باطناً پوری طور
سے ادراک کرنا ہے انتہیٰ امام فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر میں وھو معکم اینما کنتم کی
تفسیر میں لکھا ہے کہ متکلمین نے کہا ہے کہ یہ معیت یا تو علم کے اعتبار سے ہے یا حفظ وحراست کے
اعتبار سے اور دونوں تقدیر پر بنا اجماع اسپر منعقد ہے کہ خدا ہمارے ساتھ مکان اور جہت اور
تحیز کے ساتھ نہیں ہے پس خدا کے قول وھو معکم میں تاویل ضروری ہے اور علامہ سعدالدین
تفتازانی نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ ملحدین وجودیہ کے قول کی رد میں اس طرح دلیل لائے
ہیں کہ معیت ذاتیہ ہے لیکن استدلال سماعی پس وہ خدا کے قول وھو معکم اینما کنتم
اور اللہ کے قول ولا ادنیٰ من ذلک ولا اکثر الا ھو معھم سے ہے اور اُسکا جواب یہ ہے
کہ معیت سے مراد جیساکہ اجماع مفسرین کا ہے علم وغیرہ ہے نہ کہ نفس ذات انتہیٰ اور امام مجدد
الف ثانی جلد اول کے اکتیسویں مکتوب میں لکھتے ہیں علوم سابق جو اتحاد اور وحدت وجود پر
مبنی تھے زوال کی طرف پلٹے احاطہ اور سریان قرب ومعیت ذاتیہ سے کہ اس مقام میں ظاہر
ہوے تھے منتشر ہوگئے اور یقیناً معلوم ہوگیا کہ صانع جل شانہ کو عالم کے ساتھ مذکورہ نسبتوں
میں سے کوئی نسبت ثابت نہیں ہے خدا تعالےٰ کا احاطہ اور قرب محض علم کے اعتبار سے
ہے جیساکہ اہل حق کے نزدیک ثابت ہے خدا تعالےٰ اُنکی سعی مشکور فرماوے یہانتک کہ فرما
تعجب ہے کہ شیخ محی الدین عربی اور اُن کے متبع ذات واجب کو مجہول مطلق کہتے ہیں اور کسی حکم
کا محکوم نہیں سمجھتے ہیں پھر بھی احاطۂ ذاتی اور قرب ومعیت ذاتیہ کا اثبات کرتے ہیں اور
ظاہر ہے کہ یہ ذات خداوندی ہی پر حکم لگانا ہے اور صواب وہ ہے جو علماء اہل سنت
کہتے ہیں کہ قرب اور احاطہ دونوں علمی ہیں انتہیٰ۔ ان اقوال مذکورہ سے معلوم ہوا کہ اہل
سنت کے سلف وخلف کا اجماع ہے اللہ کے قرب اور اُسکی معیت ذاتی نہونے پر الا فرقۂ ملحد

www.deenekhalis.com

وجود یکہ اُنکی مخالفت کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ انکا شمار اہل سنت میں نہیں ہو پس یہ اعتقاد مذکور کیونکر صحیح اور حق نہو کہ اس سے حلول واتحاد اور جہت ومکان سے تنزیہ باری تعالیٰ کی کامل ہوتی ہو اور باطل فرقوں کے عقائد سے مفارقت اور سلف صالحین و ائمہ مجتہدین کے ساتھ پوری موافقت حاصل ہوتی ہو۔ الحمد للہ علی ذلک کتبہ الفقیر الی اللہ الصمد عبد القادر ابن القاضی احمد غفر اللہ لہما مرقوم ۹ ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۲ ہجری الجواب ہو المصوب فی الواقع اس امر کا اعتقاد کہ ذات باری تعالیٰ کی تجلی خاص عرش پر ہو اس طرح کہ وہ تشبیہ اور جسمیت کے تمام طریقوں اور وہموں سے پاک ہو اور معیت وقرب اُسکا علمی ہو موافق اعتقاد جمہور صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین کے ہو ابن ہمام مؤلف فتح القدیر مسائرہ فی العقائد المنجیۃ فی الآخرۃ میں لکھتے ہیں نومن انہ تعالیٰ مستوعلی العرش مع الحکم بان استواءہ لیس کاستواء الاجسام من التمکن والمماسۃ والمحاذاۃ بل بمعنے یلیق بہ وھو اعلم بہ انتھے یعنے ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ اللہ عرش پر مستوی ہو اور اس بات کا بھی حکم کرتے ہیں کہ اُسکا استوا اجسام کے استوا کیطرح نہیں ہو کہ اُس میں مکان میں ہونا یا چھوا جانا یا مقابل ہونا پایا جائے بلکہ ایسے طریقے کا ہے جو اُسکی شان کے موافق ہو اور اُسکا علم خدا ہی کو ہو۔ اور ابو شکور سلمی تمہید میں لکھتے ہیں قال بعضھم ان اللہ موجود فی کل مکان وھم صنف من الجھمیۃ واحتجوا بقولہ تعالیٰ ھو الذی فی السماء الٰہ وفی الارض الٰہ وقولہ وھو اللہ فی السموات وفی الارض وقولہ ان اللہ مع الذین اتقوا وقولہ ما یکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم والجواب ان معنی الایۃ الاولی انہ الٰہ اھل السماء والارض ومعنے الایۃ الثانیۃ تدبیرہ فی السموات والارض ومعنی الایۃ الثالثۃ انہ سمیع بمقالتھم بصیر بافعالھم ومعنے الایۃ الرابعۃ انہ معھم بالنصرۃ انتھے یعنے بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے اور اسکا قائل جہمیہ کا ایک گروہ ہو اور وہ اس قول سے دلیل لاتے ہیں کہ وہ وہ خدا ہو جو آسمانوں میں معبود ہے اور زمین میں معبود۔ اور اس قول سے کہ وہ وہ اللہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔ اور اس قول سے کہ اللہ اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ رکھتے ہیں اور اس قول سے کہ سرگوشی تین آدمیوں کی نہیں ہوتی مگر وہ اُن کا چوتھا ہوتا ہے اور جواب یہ ہے کہ پہلی آیت کے یہ معنے ہیں کہ وہ زمین اور آسمان والونکا معبود ہو اور دوسری کے یہ معنی

www.deenekhalis.com

ہیں کہ خدا کی تدبیر آسمان اور زمین میں ہے اور تیسری کے یہ معنے ہیں کہ خدا اُنکی باتوں کا سننے والا اور اُن کے افعال کا دیکھنے والا ہے اور چوتھی کے یہ معنی ہیں کہ خدا اُن کے ہمراہ مدد کے ساتھ ہے انتہی اور اس کی زیادہ تفصیل کتاب العرش وغیرہ میں موجود ہے واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی

سوال اس بارہ میں علماء محققین اہل سنت و الجماعت کیا فرماتے ہیں کہ بکر کہتا ہے کہ خوارج کے کفر کا حکم قرآن میں موجود ہے پس اُسکا منکر گمراہ اور مردود ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا مھینا سورۂ احزاب (بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور اُسکے رسول کو اللہ نے اُن پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور اُن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے) تفسیر کشاف میں ہے کہ یہ آیت اُن لوگونکے حق میں نازل ہوئی ہے جو علی مرتضیٰؓ کو ایذا دیتے ہیں اور بھی بکر دعویٰ کرتا ہے کہ مذہب اہل حق کا یہی ہے کہ یزید کافر ہے اور اُسپر بالخصوص لعنت کرنا جائز ہے جو اس باب میں مخالف ہے وہ اہل حق سے خارج ہے اور بعضے علمائے حنفیہ کا جو اختلاف منقول ہے وہ بغرض عدم جواز لعن نہیں ہے بلکہ باین غرض ہے کہ اُنکے نزدیک یزید کا نام زبان پر لانے کے قابل نہیں ہے نہ یہ کہ فی نفسہ اُسپر لعن کرنے میں کچھ قباحت ہے شرح عقائد اور حاشیہ جند میں اسکی تصریح ہے یہی مذہب صحیح ہے یہ خلاصہ ہے بکر کے رسالہ اردو کا جسمیں اُس نے فضول طول دیا ہے اور حامد اُسکی رد میں کہتا ہے خوارج کے کافر نہ کہنے والوں کو منکر قرآن اور اہل حق سے خارج ٹھہرانا محض جہالت و ضلالت اور نیز آیت مذکورہ کو شان دشمنان حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں نازل ٹھہرا کر حوالہ کشاف کرنا محض کذب بے بطالت ہے بالجملہ خوارج کے کفر کے مذکور ہونیکا اس آیت میں دعویٰ کرنا جہل صریح و کذب قبیح ہے ہاں البتہ اگر آیت الذین یوذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا (جو لوگ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایذا دیتے ہیں بغیر اسکے کہ کچھ برا کیا ہو انھوں نے پس بیشک اُٹھایا اُنھوں نے بہتان اور کھلا ہوا گناہ) کا مصداق خوارج کو ٹھہرایا جائے تو احتمال صحیح ہے اور کس طرح خوارج کو مسلمان جاننے والا اہل حق سے خارج ہو سکتا ہے کہ خود حضرت علیؓ نے خوارج کو باوجود بیان اُنکی گمراہی کے اور حکم قتل کے اُنکو مسلمان بتایا ہے اسی سبب سے محققین فقہا و محدثین و متکلمین نے خوارج کو بد مذہب جانا مگر کافر نہیں ٹھہرایا ہے چنانچہ مرقاۃ اور مجمع البحار اور رد المحتار اور شرح

خوارج کے کفر اور عدم کفر کی تحقیق اور یزید کے کفر و اسلام کی بحث